انتظامی امور میں اصلاح و بہتری کی غرض سے ایک سرخ کتاب رکھنے کی بابت تفصیلی تاکیدی ہدایت

(خطبہ جمعہ فرمودہ 07 اگست 1998ء بمقام مسجد فضل لندن)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انورؒ نے درج ذیل آیات کریمہ تلاوت کیں:

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ وَ اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴿۴۶﴾ (البقرۃ:45، 46)

پھر فرمایا:

جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان سے متعلق انشاء اللہ خطبہ کے آخر پر بات کروں گا کیونکہ اس سے پہلے بعض دیگر انتظامی امور ہیں جن کا ذکر ضروری ہے۔ یہ عجیب توارد ہے کہ جو باتیں میں نے آپ کے سامنے پیش کرنے کے لئے رکھی تھیں انہی کے تعلق میں آج MTA میں ایک اچانک خرابی پیدا ہوئی اور اس خرابی کے نتیجے میں یہ خطبہ دس منٹ دیر سے شروع ہو رہا ہے اور یہی وہ بات تھی جو مجھے یاد دلوانی تھی اور اسی سے متعلق باقی سب باتیں ہوں گی۔

بات یہ ہے کہ جلسہ کی ایک بڑی کامیابی تو سب نے اپنی آنکھوں سے دیکھی، اپنے دل سے محسوس کی اور بے انتہا اللہ کے فضل وارد ہوئے ہیں جن کا شمار ممکن نہیں۔ ایک اور بڑی کامیابی ہے جو کسی کو دکھائی نہیں دی اور وہ کامیابی ہے بہت سی ایسی بھولی ہوئی باتیں جن کا نظامِ سلسلہ میں ہمیشہ

سے بہت اہتمام رہا ہے وہ اس جلسہ پر یاد آئیں اور ان کا تعلق قرآن کریم کی اس آیت سے ہے مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا۔ (الکہف:50) یہ عجیب کتاب ہے جو نہ کسی چھوٹی چیز کو چھوڑتی ہے نہ کسی بڑی چیز کو چھوڑتی ہے مگر تمام تر باتیں اس میں درج ہیں۔ یہ بنیادی تعلیم ہے قرآن کریم کی جو دُنیا بھر کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے اور اسقام کی روک تھام کے لئے، جو سقم ایک دفعہ پیدا ہو جائے اس کی روک تھام کے لئے، انتہائی ضروری ہے اور قادیان سے اسی قسم کی ایک روایت جلسہ سے تعلق میں چلی آ رہی تھی جسے ایک دفعہ میں نے یہاں نافذ بھی کیا تھا مگر پھر بھلا دی گئی۔ وہ روایت یہ ہے کہ ایک سرخ کتاب رکھی جاتی ہے اور جلسہ کے بعد تمام افسران اکٹھے بیٹھتے ہیں اور اس جلسہ میں جو جو خرابیاں پیدا ہوئیں ان کو سرخ کتاب میں درج کیا جاتا ہے اور وہ سرخ کتاب آئندہ جلسوں کے لئے راہنما بنتی چلی جاتی ہے اور تمام شامل لوگ جو اس جلسہ میں شامل تھے صرف ان کے ہی کام نہیں آتی بلکہ آئندہ آنے والے منتظمین کے بھی کام آتی ہے اور وہ پھر اس کتاب کا مطالعہ کرتے ہیں اور پہلی باتوں کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیتے ہیں کہ ان خرابیوں کا اعادہ نہیں کرنا اور آئندہ کے لئے ذہن تیار ہو جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ قادیان سے جاری ہے، ربوہ میں بھی جاری رہا اور انگلستان آنے کے بعد میں نے اس بارے میں ہدایت کی تھی اور کچھ عرصہ یہ کتاب یہاں چلی ہے لیکن جو بھولی ہوئی باتیں اس جلسہ میں یاد آئی ہیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ اس کے بعد اس کتاب کو متروک کر دیا گیا۔ اب جب کہ جلسے کی انتظامی خرابیوں پر نظر پڑی تو ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ساری کھوئی ہوئی روایات دوبارہ زندہ کرنے کی توفیق مل گئی اور یہ انتظامی کمزوریاں باہر والوں کو تو یعنی احمدیوں کو تو اتنی محسوس نہیں ہوں گی مگر بعض معززین جو آئے تھے انہوں نے اس طرف توجہ دلائی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نے یہ سلسلہ شروع کر دیا کہ ہم نے تمام امور کی چھان بین کی، ہر بات کو پیش نظر رکھا۔ اسلام آباد کے قیام کے دوران بھی جو منتظمین تھے امیر صاحب کے ساتھ، افسر جلسہ وغیرہ سارے ان سب کا باقاعدہ اجلاس رکھا گیا اور ایک اجلاس کافی نہیں ہوا، پھر رکھا گیا، پھر رکھا گیا اور پھر بھی معلوم ہوا کہ بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو رہ جاتی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مثال کے پیچھے تو چلا جا سکتا ہے، اس کی تکمیل کرنا انسان کے بس میں نہیں۔ جس کتاب کا اللہ تعالیٰ ذکر فرماتا ہے یہ فرماتا ہے کہ نہ کوئی چھوٹی چیز چھوڑتی ہے نہ بڑی چھوڑتی ہے مگر ہم

نے اپنے تجربہ میں دیکھا ہے کہ اس کے نتیجے میں اس آیت کو راہنما بناتے ہوئے کوشش تو کرتے ہیں کہ نہ کوئی چھوٹی چیز چھوڑی جائے نہ بڑی چھوڑی جائے لیکن ہر دفعہ یاد آتا ہے کہ کچھ چھوڑی گئی تھی اور اس طرح یہ سلسلہ انتظام کی تکمیل کا ان لوگوں کے لئے جو اس آیت کو راہنما بنائیں ہمیشہ آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں ان پر چڑھتا جو پہلے سے بہتر نہ ہو کیونکہ یہ آیت بہت عظیم راہنما آیت ہے اس کا دُنیا کے ہر نظام سے تعلق ہے۔

پس جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے میں نے یہی سوچا تھا کہ اس موضوع پہ خطاب کروں گا اور ٹیلی ویژن میں جو بار بار خرابیاں پیدا ہوتی رہیں ان کا ذکر کروں گا اور عین آج کے جمعہ سے پہلے یہی واقعہ ہو گیا۔ ہمارے ٹیلی ویژن کا نظام اس لحاظ سے انتہائی ناقص ہے کہ جو بھی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں ان کو ٹھیک کیا اور بھول گئے۔ یہ نہیں پتا لگتا کہ وہ خرابی کیوں پیدا ہوئی تھی اور جب اس کی تحقیق ہو جاتی ہے تو اس کو کسی سرخ کتاب میں درج نہیں کیا جاتا۔ اگر یہ ہوتا تو ناممکن تھا کہ ایک قسم کی خرابی دوبارہ پھر پیدا ہوتی۔ چنانچہ MTA کے منتظمین کے لئے سب سے پہلے تاکید ہے کہ وہ اپنی ایک سرخ کتاب بنائیں۔ ہر ہفتہ اجلاس ہوا کرے اور اس اجلاس میں اس ہفتہ میں اگر کوئی خرابی پیدا ہوئی تو اس کو سرخ کتاب میں درج کیا جائے۔ اس کا ازالہ کرنے کے لئے جو انتظام کیا گیا تھا اس کو درج کیا جائے لیکن یہ تو آئندہ کے لئے ہے پیچھے ان کا بہت سا کام پڑا ہوا ہے جسے انہوں نے مکمل کرنا ہے۔ اس کے لئے ہوسکتا ہے کہ ایک مہینہ، دو مہینے کے اجلاسات بھی مشکل سے کافی ہونگے۔ جب سے MTA کا آغاز ہوا ہے اپنی یادداشت کے نتیجے میں اور کچھ اور اندراجات کے نتیجے میں کمپنیوں سے جو رابطے ہوئے ان کو دیکھ کر تفصیلی جائزہ لینا ہے کہ جب سے MTA کا وجود آیا ہے کیا کیا خرابیاں ہوتی رہی ہیں اور اکثر خرابیاں ایسی ہیں جو دوبارہ بھی ہوئی ہیں اس لئے کہ ان کو اذہان میں پورا Register نہیں کیا گیا اور کیا جا بھی نہیں سکتا۔ ذہن بھول جاتے ہیں باتوں کو، کتاب میں ان کا اندراج ہونا ضروری تھا۔ ہر آنے والی انتظامیہ کے لئے ضروری تھا کہ ان کا مطالعہ کر کے اس سلسلہ میں جو بھی اصلاحی تدابیر اختیار کی گئی تھیں ان کو مدنظر رکھے اور یہ دیکھے کہ وہ جو اصلاحی اقدامات تھے ان کے ہوتے ہوئے دوبارہ کیوں واقعہ ہوا۔ اس پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ تو اُمید رکھتا ہوں کہ ایک سرخ کتاب MTA اپنے لئے تیار کرے گی۔

دوسری سرخ کتاب دُنیا میں جہاں جہاں احمدی جلسے ہوتے ہیں ہر ایک کے لئے رکھنی ضروری ہے اور مرکز کی طرف سے اس بات کی نگرانی کی جائے گی کہ کتاب رکھی جارہی ہے اور اس میں گزشتہ یادداشتوں کے مطابق اندراجات ہورہے ہیں۔اس ضمن میں افریقہ میں بڑھتی ہوئی تبلیغ اور اس کی ذمہ داریاں اور تعلیمی جو مدارس قائم کئے گئے ہیں اور چندے کا نظام قائم کیا جارہا ہے ان تمام امور سے متعلق اندراجات ہوکر وہ نئے احمدی جن کی ہم تربیت کررہے ہیں ان کے سپرد یہ کتاب ہونی چاہئے اور ان کو سمجھایا جائے کہ اس کتاب کی حفاظت کرنا تمہارا ذمہ ہے اور اسے رواج دینا ارد گرد کے علاقہ میں، یہ بھی تمہاری ذمہ داری ہے۔اس کے نتیجے میں بہت ہی احساس ذمہ داری پیدا ہوگا اور نئی جماعتوں کی تربیت کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے ساتھ ہماری بہت سی مشکلات دور ہو جائیں گی۔

اسی تعلق میں میں تمام ذیلی مجالس کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بھی جائزہ لیں کہ ان کی کیا خرابیاں تھیں۔جب یہ سلسلہ شروع ہوا تو بعض حیرت انگیز باتیں سامنے آئیں جن کی طرف پہلے کوئی دھیان جا ہی نہیں سکتا تھا۔ہمارے جلسے میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جو عمومی نصائح کی جاتی ہیں ان کے نتیجے میں جو احساس حفاظت ہے یعنی حفاظت کرنے کا احساس وہ عموماً جماعت میں بیدار رہا ہے لیکن اس کے باوجود انتظامی خلا اتنے تھے کہ ان خلاؤں کے رستے کوئی چور اچکا، کوئی فتنہ پرداز آسانی سے داخل ہوسکتا تھا اور ہم نے اپنی طرف سے سارے رستے بند کر لئے تھے اور کچھ رستے کھلے تھے ان رستوں سے اگر کوئی داخل نہیں ہوا تو یہ اللہ کی حفاظت تھی اس میں ہمارے انتظام کا کوئی بھی کمال نہیں ورنہ ہر چور اچکا، ظالم، فسادی ان رستوں سے داخل ہوسکتا تھا۔اور اس جلسے کا بہت بڑا انعام یہ ہے کہ جب ہم نے نظر ثانی کی حالات پر تو سارے سوراخ کھلے کھلے دکھائی دینے لگے۔ان میں جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا نہ کوئی چھوٹی چیز باقی رہی نہ کوئی بڑی چیز باقی رہی۔بہت چھوٹی سی چیز کی مثال میں آپ کو دیتا ہوں کہ اکثر ہمارے ہاں جرمنی سے آنے والے بھی اور انگلستان سے آنے والے بھی یہ حرکت کیا کرتے تھے کہ اپنا کار کا گند، اپنے بچوں کا گند باہر نکال کر پھینک دیتے تھے۔یہ ایسی بیہودہ حرکت تھی جس کے علاج کے طور پر ان کو سمجھایا گیا، باقاعدہ اعلان ہوئے کہ تمہیں پلاسٹک کا تھیلا ہم مفت دے دیں گے لیکن خدا کے واسطے یہ حرکت نہ کرو اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے۔

ایک چھوٹی سی چیز معمولی سی احتیاط سے اس کا ازالہ ہو سکتا ہے لیکن اگر نہ ہو تو جیسا کہ اس جلسہ پر ہوا ایک ہیلی کاپٹران کا ضرور آخر پر چکر لگاتا ہے اور تصویر لیتا ہے ہر چیز کی اور پھر جس شعبہ کو بھی اس نے رپورٹ کرنی ہو اس کو رپورٹ کرتا ہے اور اگر جماعت کے انتظام میں کوئی خرابی دیکھے یا اس قسم کا گند دیکھے تو لازماً اس کا بد اثر آئندہ انتظامیہ سے ہمارے تعلقات پر پڑے گا۔ وہ کہیں گے تم لوگ ہمیشہ گند کرتے ہو اور ہمارے پاس ثبوت موجود ہیں۔ وہ ہیلی کاپٹر کی کھینچی ہوئی تصویریں ہمیں دکھا سکتے ہیں۔تو بظاہر چھوٹی بات ہے لیکن نتیجے کے لحاظ سے کبیرہ بن جاتی ہے۔ چنانچہ اللہ نے بہت فضل فرمایا کہ ان خرابیوں کے دوران میری توجہ اس طرف بھی مبذول ہوئی اور میں نے رفیق حیات صاحب کو اس بات پر مقرر کیا کہ وہ فوری طور پر تمام گند دور کرنے کا انتظام کروائیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستعد ہیں کہ انہوں نے چند گھنٹوں کے اندر اندر مکمل طور پر وہ گند دور کروا دیا۔ ایک ذرّہ بھی اس کا وہاں باقی دکھائی نہیں دیتا تھا اور جب ہیلی کاپٹر آیا ہے تو اس وقت تک سب صاف ہو چکا تھا۔تو یہ اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں۔ چھوٹی چھوٹی توجہات دوسرے امور کی طرف ذہن کو منتقل کرتی ہیں اور ان کے نتیجے میں خدا کے فضل کی اور راہیں کھلتی ہیں۔تو جماعت جرمنی کو وہاں بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان کو بھی اپنی ایک سرخ کتاب بنانی ہے اس کتاب میں تمام قسم کی خرابیاں، کھانے پینے کی ہر قسم کی خرابیوں کا ذکر ہو اور اس میں جو بہتری کے اقدامات کئے گئے ہیں وہ درج ہوں۔

یہاں مہمانوں کے تعلق میں بہت سی ایسی خرابیاں سامنے آئیں جن کی طرف جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے پہلے توجہ نہیں تھی۔توجہ ہوئی تھی اور بھلا دی گئی تھی۔ اب اگر کوئی کتاب ہوتی تو بھلا دینے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ مثلاً آپ کے علم میں میں لا رہا ہوں کہ بیرونی معززین کے لئے کھانے کا انتظام کبھی پہلے افسر جلسہ کے سپرد نہیں ہوا کرتا تھا کیونکہ وہ عمومی ذمہ داری کو ادا کرنے کے دوران اس کی طرف الگ توجہ دے ہی نہیں سکتے۔ ہمارا طریق یہ تھا جو باقاعدہ یہاں نافذ ہو چکا تھا لیکن سرخ کتاب کے نہ ہونے کی وجہ سے نظر انداز ہو گیا۔ وہ طریق یہ تھا کہ ایک خاص افسر برائے مہمان نوازی وی آئی پی (VIP) مقرر ہوا کرتا تھا جو ان کی رہائش کی جگہ میں ہر قسم کے کھانے تیار کرنے کا انتظام کرتا تھا۔ پہلے ان لوگوں کو ان کے ملکوں میں چٹھیاں لکھی جاتی تھیں کہ آپ ہمارے معزز مہمان ہیں۔ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ نصیحت ہے کہ ہر مہمان سے اس کی ضرورتوں کے مطابق سلوک کرو

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہی طریق تھا۔ پس ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ اگر کوئی کھانے آپ کے لئے ناپسندیدہ ہیں مثلاً مرچوں کا استعمال ہے یا اور بہت سی باتیں ہیں یا کچھ ایسے کھانے ہیں جو آپ کے ہاں مرغوب ہیں اور شوق سے کھائے جاتے ہیں تو ان کے متعلق ہمیں پہلے اطلاع کردیں۔ اس کے نتیجے میں یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے چونکہ مختلف قوموں کے لوگ احمدیوں میں مل جاتے ہیں اس لئے ان کا انتظام یہ شعبہ کر لیتا تھا اور اگر کسی جگہ نہ ملیں تو ان سے درخواست کی جاتی تھی کہ اگر ممکن ہو آپ کے ساتھ کوئی خاتون تشریف لا رہی ہوں اور ان کے لئے ممکن ہو کہ اپنا کھانا خود تیار کرلیں تو ان کو ہر قسم کی سہولت مہیا ہو جائے گی۔ اگر وہ نہ کرسکیں تو ہدایات ہمیں بھجوادیں ہمارے آدمی ہر ممکن کوشش کریں گے کہ آپ کی ہدایات کے مطابق آپ کے لئے کھانا تیار کریں۔

اب جب یہ انتظام جاری تھا، جب تک رہا اتنا اچھا تاثر لے کے مہمان لوٹتے تھے کہ کبھی نہیں بھول سکتے تھے۔ دُنیا کے پردے میں امیر سے امیر ممالک کو بھی یہ توفیق نہیں مل سکتی کہ اس طرح باریکی میں ان کی ضروریات اور ان کی ترجیحات کا خیال رکھا جائے۔ تو یہ بھولے بھی اس لئے کہ سرخ کتاب نہیں رکھی گئی اور سرخ کتاب اب یاد آئی ہے تو اس میں یہ ساری چیزیں درج کروادی گئی ہیں تاکہ آئندہ مہمان نوازی کا انتظام بدلنے کے نتیجہ میں خرابیاں کبھی دوبارہ اس انتظام میں راہ نہ پاسکیں۔ ہر نیا مہمان نواز جو اس شعبہ کا انچارج ہوگا اس کو پہلے یہ کتاب پڑھنی ہوگی اور پڑھنے کے بعد دستخط کرنے ہوں گے کہ میں یہ ساری باتیں پڑھ چکا ہوں اور آئندہ اگر کوئی باتیں ایسی ہوئیں تو میرا فرض ہے کہ اس کتاب میں درج کروں اور جو پڑھ چکا ہوں اس کے لئے میں جوابدہ ہوں۔ اور پھر اپنے شعبہ میں اپنے ماتحتوں کو بھی وہ سب پڑھانی ہیں بعض دفعہ ایک منتظم یہ خیال کر لیتا ہے کہ باتیں میرے علم میں آگئی ہیں اس لئے کافی ہیں، میں موقع پر موجود ہوں، میں فیصلہ کروں گا۔ ان کی عدم موجودگی کی صورت میں بعض اوقات ان کے نائبین غلط فیصلے کر لیتے ہیں۔ جب یہ نظام جاری ہوا تھا اس وقت بھی مجھے اچھی طرح یاد ہے ایسے واقعات ہوئے اور میں نے توجہ دلائی تھی کہ ہر منتظم کا فرض ہے کہ اپنے ماتحتوں کو سب کو بتائے گویا یہ سرخ کتاب ہر ایک کے لئے پڑھنی ضروری ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی سرخ کتاب ہے اس پر بھی سارے فرشتے آگاہ ہیں اور ان کو پتا ہے کہ ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں جو ہم نے ادا کرنی ہیں جن کے بارے میں ہم سے پوچھا جائے گا۔

پس جماعت احمدیہ کے نظام کو مکمل کرنے کے لئے اور آئندہ حسین سے حسین تر بنانے کے لئے اس سرخ کتاب کو رواج دینا اور اس تفصیل سے رواج دینا جس تفصیل سے میں نے بیان کیا ہے انتہائی ضروری ہے۔ اس تعلق میں انفرادی طور پر بھی لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اپنے اپنے گھروں میں اگر ایک چھوٹی سی کتاب رکھ لیں اس میں عموماً آئے دن خرابیاں ہوتی رہتی ہیں۔ مثلاً بچوں کو چوٹ لگ جاتی ہے اور بعض دفعہ چھوٹی سی غلطی سے بہت سخت چوٹ لگ جاتی ہے تو ان کا فرض ہے یعنی میں سمجھتا ہوں کہ ان پر جماعتی طور پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ جس طرح جماعت کی خرابیوں پر ہم نظر رکھتے ہیں کہ دوبارہ نہ آئیں وہ بھی ان خرابیوں پر نظر رکھیں تا کہ بے وجہ دوبارہ تکلیف میں مبتلا نہ ہوں۔ بعض لوگوں کے اکلوتے بچے ان کی ایسی غلطی کے نتیجے میں مر گئے جس کو رفع کیا جا سکتا تھا ازالہ تو بعد میں ہونا تھا اگر وہ محنت کرتے تو کوئی ضرورت نہیں تھی کہ وہ واقعہ ہو جاتا۔ اب اکلوتا بیٹا اگر مر جائے اور اپنی غلطی سے ہو تو ساری عمر انسان دکھ محسوس کرتا ہے یہ زندگی بھر کا روگ ہے جو اس کو لگ جاتا ہے، کبھی پیچھا ہی نہیں چھوڑتا۔ اور گھر کی سرخ کتاب میں اگر یہ درج ہو کہ یہاں جتنے بھی ہمارے بچوں کے حادثات ہوئے ہیں اس وجہ سے ہوئے ہیں بعض دفعہ سیڑھیوں کی کوئی خرابی ہوتی ہے اور حادثہ ہو گیا اور اس کو بھول گئے۔ جب تک سیڑھیوں کی اس خرابی کا ازالہ نہ کیا جائے اس وقت تک آئندہ حادثات کی روک تھام ہو ہی نہیں سکتی۔ چنانچہ اس ضمن میں میں نے اپنے ہالینڈ کے گھر میں بھی توجہ دی اور مجھے معلوم ہو گیا کہ اس خرابی کی وجہ سے بچہ گر کر نقصان اٹھا سکتا ہے۔ اللہ کے فضل سے کوئی بچہ گرا نہیں مگر مجھے دکھائی دے رہا تھا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں سے لازماً بچہ گر سکتا ہے اور بعض دفعہ اتنی خطرناک اس کو چوٹ آ سکتی ہے کہ وہ ساری عمر کے لئے معذور ہو جائے چنانچہ سیڑھیوں کی درستی کرائی گئی۔ وہ کارپٹ جو اس پہ بچھایا گیا تھا وہ ڈھیلا ڈھیلا اس کو ٹھیک کروایا گیا اور یہی صورت حال بیلجیئم میں بھی دوہرائی گئی۔ وہاں بھی جن سیڑھیوں سے میں اوپر جاتا اور نیچے آتا تھا میں تو احتیاط کر لیتا تھا مگر بچوں کے متعلق یہ خطرہ تھا کہ وہ قالین کے پھسلنے سے ٹھوکر کھا کر گر جائیں گے اور اس صورت میں وہ سیڑھیاں اس طرح کی تھیں کہ بہت گہرا نقصان پہنچ سکتا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ ان چیزوں کی پیش بندی ہوگئی مگر بنیادی بات یہی ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کے نتیجے میں یہ توفیق مل گئی۔ جتنی باتیں میں کر رہا ہوں یہ قرآنی تعلیم کی روشنی میں ہیں اور قرآنی تعلیم کو اگر آپ

مطمح نظر بنالیں، اپنا راہنما بنالیں تو زندگی کی بہت بڑی سے بڑی مشکلات آسان ہوسکتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم خطرات سے بچ سکتے ہیں۔اسی تعلق میں ایک واقعہ جو بہت دردناک واقعہ اس جلسہ پر ہوا ہے وہ بھی اسی وجہ سے ہوا ہے کہ ہم نے پہلی ایک غلطی کونظر انداز کر دیا ہے۔گزشتہ ایک جلسہ میں مبشر باجوہ صاحب یہاں سے روانہ ہوئے اور بہت تھکے ہوئے تھے اور اس کے باوجود یہ خیال تھا کہ ہم پہنچ جائیں گے۔ان کا بیٹا ان کے ساتھ مدد کر رہا تھا لیکن دونوں بہت تھکے ہوئے تھے۔اچانک بیٹے کو نیند آئی اور نہایت خوفناک حادثہ ہوا۔وہ تو وہیں شہید ہو گئے تھے مگر ان کا بیٹا بھی لمبے عرصہ تک گومگو کی حالت میں رہا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا آخر بچ گیا۔بعینہٖ اس سے ملتا جلتا واقعہ اس دفعہ ہو گیا ہے اور میں سر پکڑ کر بیٹھ گیا کہ اِنَّا لِلّٰہِ ہم بار بار ہدایتیں دیں، کیوں بھلا دیتے ہیں لوگ؟ اس پر خیال آیا کہ ہماری سرخ کتاب مکمل نہیں ہے، نہ جرمنی میں مکمل ہے نہ یہاں مکمل ہے، آئندہ ہماری سرخ کتاب میں جو یہاں مکمل ہو اس میں یہ بات درج ہو کہ ہر گاڑی جو بیرون ملک سفر کرنے والی ہو اس کے اوپر ایک چھپی ہوئی چٹ آویزاں ہو جائے۔اس میں لکھا جائے کہ آپ پر لازم ہے کہ اگر نیند آئی ہو تو ٹھہر جائیں، تھکے ہوئے ہیں تو کہیں ٹھہر جائیں اور آرام کر لیں۔اگر کام پر دیر سے پہنچتے ہیں تو یہ ایک معمولی دُنیاوی نقصان ہے جو آپ کو پہنچ سکتا ہے۔جا کر معافی مانگ لیں تو اکثر آپ کو معاف بھی کر دیں گے لیکن اس کی کوئی معافی نہیں جو یہ جرم آپ کریں گے کیونکہ ساری جماعت کو تکلیف ہوگی۔آپ کی غلطی سے آپ کا نقصان نہیں بلکہ ساری دُنیا کی جماعتوں کو تکلیف ہوتی ہے، ہم تو ایک جان ہو چکے ہیں، اخوۃ بن گئے ہیں یہ خیال کہ جرمنی میں حادثہ ہو رہا ہے اور باقی جگہ اس کی تکلیف نہ ہو، بالکل غلط خیال ہے۔جو تکلیف میں محسوس کرتا ہوں اس کو ایک طرف رکھیں، سب دُنیا کے احمدی وہ تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

پس کیوں ہم بار بار قرآنی تعلیمات کے بعض حصّوں کو نظر انداز کر کے تکلیفات میں مبتلا ہوں۔ تو اس سرخ کتاب میں جو ہماری یہاں تیار ہو رہی ہے اس میں یہ بات درج کی جائے کہ آئندہ کوئی ایسی کار جو اندرون ملک جا رہی ہو باہر کے لئے، یا بیرون ملک جا رہی ہو ایسی نہیں ہوگی جس کے اوپر یہ تنبیہ درج نہ ہو۔اس کے شیشوں کے ساتھ لگا دی جائے گی۔اس میں ان پر لازم کیا جائے گا کہ بے شک آپ کو دنیاوی نقصان ہو اگر تھکے ہوئے ہیں تو آپ نے ہرگز سفر نہیں کرنا اور اگر کہیں آرام

کے لئے ،سونے کے لئے جگہ میسر آ جائے جو عموماً پٹرول پمپوں پہ مل جاتی ہے وہاں تسلّی سے سوئیں، آرام سے جب آنکھ کھلے اس وقت پھر دوبارہ سفر کا آغاز کریں۔تو مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّ لَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا عجیب کتاب ہے اللہ کی ، نہ کوئی چھوٹی چیز چھوڑتی ہے نہ کوئی بڑی چیز چھوڑتی ہے مگر اس کو گھیرے میں لیا ہوا ہے، ہر ایک کو شمار کرتی ہے۔تو ہمیں اب اس ضمن میں بہت سفر کرنا ہے، بہت آگے بڑھنا ہے۔اگر ہم اس تعلیم پر عمل کریں تو دُنیا کے پردے پر ایک اور پہلو سے اپنا بے مثال ہونا ثابت کر سکتے ہیں کہ اس پہلو سے دُنیا میں بڑی سے بڑی قومیں بھی تنظیم کی یہ اعلیٰ شان پیش نہیں کر سکتیں جو قرآن کریم نے ہمیں سکھائی ہے اور اس پر عمل کرنے کے نتیجے میں ہمیں پیش کرنے کی توفیق ملی ہے۔

اس کتاب کے متعلق جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا میں آنے والے تمام مبلغین کو جو سربراہ ہیں یہ ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اپنے ملک میں ہونے والے واقعات پر بھی ایک کتاب بنائیں۔ان واقعات میں جو دنیاوی مسائل ہیں جن کے نتیجہ میں حادثات پیش آئے ان کو بھی پیش نظر رکھیں۔مثلاً سیرالیون کے متعلق مجھے خیال آیا کہ اس کی سرخ کتاب میں یہ باتیں بھی درج ہونی چاہئیں کہ جہاں جہاں فسادات ہوئے ہیں وہاں کن احمدیوں کو نقصان پہنچا ہے۔کیا پیش بندی ان کو کرنی چاہئے تھی جو نہیں کی اور اس کے نتیجے میں جو ان کو نقصان ہوا وہ ہمارا سب کا نقصان ہوا۔بہت سے ایسے احمدی تھے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جو بچائے جا سکتے تھے اور ان کا بچنا جماعت کے لئے بڑی تقویت کا موجب ہوتا۔بعض ایسے ایسے مخلصین وہاں شہید ہو گئے اور جماعت کے ہاتھ سے جاتے رہے کہ جو اپنی مثال آپ تھے۔انہوں نے بہادری کی ایک غلط تعریف کر لی۔وہ سمجھتے تھے کہ ہمارا جماعت سے وفا کا تقاضا ہے اور ہماری بہادری کا تقاضا ہے کہ جو کچھ ماحول میں ہوتا ہے ہوتا چلا جائے ہم نے اس مرکز کو نہیں چھوڑنا جس پر ہمیں متعین کیا گیا ہے اور اپنی طرف سے وہ مثلاً ہسپتال ہیں، مساجد ہیں، اس قسم کی دوسری عمارات ہیں ان کی حفاظت کر رہے ہیں۔جو حصّہ حکمت کی کمزوری کا تھا وہ یہ تھا کہ وفا تو کی مگر اس وفا نے فائدہ کوئی نہ دیا، الٹا نقصان پہنچایا کیونکہ وہ اکیلی جان حملہ کے وقت ان چیزوں کی حفاظت کر کیسے سکتی تھی۔جب بھی ایسی جگہوں میں حملے ہوئے ہیں آگ لگانے والوں اور لوٹ مار کرنے والوں نے کسی آدمی کی موجودگی کا ادنیٰ بھی لحاظ نہیں کیا۔ہاں اس آدمی کو جہاں تک ممکن

تھا یا شہید کر دیا گیا یا زندہ آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔ بہت بڑی بڑی تکلیفیں سیرالیون کے احمدیوں نے دیکھی ہیں جو ایسے حادثات سے تعلق رکھتی ہیں جو ملکی تغیرات کے نتیجے میں پیدا ہوئے اور اس کی کوئی سرخ کتاب نہیں رکھی گئی۔ اس لئے میں سیرالیون کے مبلغ کو خاص طور پر جو امیر ہے اس کو دوسرے امور میں کتاب رکھنے کے علاوہ اس طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ تمام جائزہ مکمل کریں۔ ایک بھی حادثہ ایسا نہ ہو جسے نظر انداز کیا جائے۔ وہ کیوں ہوا تھا، کیا حکمت کی باتیں نظر انداز کی گئیں، بچنے کا وقت کونسا تھا، اس وقت اس کو استعمال کیوں نہ کیا گیا۔ اب یہ جو صورت حال ہے جیسا کہ میں عرض کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرماتا ہے اس الٰہی تعلیم کی پیروی میں بہت سے نقصانات سے جماعت کو بچانے میں مجھے اللہ تعالیٰ کی مدد سے توفیق مل جاتی ہے۔

اب گنّی بساؤ (Guinea-Bissau) میں حالات خراب ہوئے۔ گنی کوناکری (Conakry) جو اس سے ملتا ہے وہاں نسبتاً حالات بہتر تھے۔ ہمارے مبلغین نے ہمیں یہ لکھنا شروع کیا کہ ہم جس علاقے سے نکل گئے ہیں وہاں فساد کو پیچھے چھوڑ گئے ہیں اور اس علاقے میں امن ہے۔ پھر اور آگے بڑھے کہ اب بھی فساد پیچھے رہ گیا اس علاقے میں امن ہے۔ پھر گنی کوناکری کے بارڈر پر پہنچے اور کہا اب ہم یہاں ٹھہر سکتے ہیں۔ جب یہ باتیں وکیل التبشیر نے میرے سامنے رکھیں میں نے کہا انتہائی خطرناک غلطی کر رہے ہیں۔ جب فساد پھیلتے ہیں تو ضروری نہیں کہ جس طرف سے آرہے ہیں آپ کو دکھائی بھی دے رہے ہوں۔ وہ گھیرا ڈال لیا کرتے ہیں اور اس گھیرے کو توڑنا پھر آپ کے بس میں نہیں رہے گا۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اچھا ہم گنی کوناکری میں جاکر جو الگ ملک کا بارڈر ہے وہاں انتظار کرتے ہیں۔ میں نے کہا ہرگز یہ نہیں ہونا کیونکہ اگر گنی کوناکری جاکے انتظار کرو گے تو وہ بھی محفوظ نہیں ہے کیونکہ جو شرارت کی خبریں مجھے مل رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی حملہ ہوگا۔ اس لئے سینیگال میں چلے جاؤ۔ ایک ہی محفوظ جگہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب وہ سینیگال چلے گئے تو پیچھے شرارت نے سر اٹھا لیا تب ان کو سمجھ آئی کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا ایک نگران ہے اس کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرماتا ہے کہ وہ باریک باتوں پر بھی نظر رکھے اور باریک باتوں پر نظر رکھنے کے نتیجے میں کبیرہ سے نجات مل جاتی ہے، بہت بڑے بڑے خطرات سے اللہ تعالیٰ ہمیں بچا لیتا ہے۔ تو یہ پہلو بھی جیسا کہ سیرالیون کے حوالہ سے میں نے شروع کیا تھا

ہر احمدی ملک کو پیش نظر رکھنا ہے۔ ہر جگہ مختلف خرابیاں ہوتی رہتی ہیں ان کی پیش بندی کے لئے تمام اقدامات کرنے ضروری ہیں اور انقلابات کے نتیجے میں جو امکانات پیدا ہوتے ہیں اور جو خطرات پیدا ہوتے ہیں ان کی پہلے سے تسلّی کے ساتھ ٹھنڈے دل اور دماغ کے ساتھ ان پر غور کر کے ان کا تجزیہ کرنا ضروری ہے۔

اب اس وقت ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف علاقوں کے سربراہ آئے ہوئے ہیں۔ ان میں ایک نائیجیریا کے بھی ہیں ان سے جب میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو نئے حالات ہیں وہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں اور جماعت کے لئے خدمت کرنے کا اور موقع ہے لیکن مجھے ان کے اس جواب پر انشراح نہیں ہے کیونکہ نائیجیریا میں ایک لمبی کشمکش چل رہی ہے، بعض انتہا پسند مسلمانوں کے درمیان اور بعض عیسائیوں کے درمیان اور بعض معتدل مسلمانوں کے درمیان، اور اس کشمکش کے نتیجے میں جب فسادات پھوٹتے ہیں تو اچانک پھوٹتے ہیں اور ان کی پیش بندی کے لئے لازم ہے کہ ان سارے امور پر تجزیہ کر کے ان لوگوں سے رابطہ پیدا کیا جائے جو علاقے کے سربراہ ہیں اور ان کو بھی سمجھایا جائے اور پھر وقت آنے پر جماعت کو کیا قدم اٹھانے چاہئیں پہلے سے یہ بات طے کر کے ان تک پہنچا دی جائے ورنہ وہ قدم اٹھانے کے وقت آپ ان تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ آپ نے بے شک بہت اچھا منصوبہ بنایا ہو جب ضرورت پڑے گی تو آپ ان تک نہیں پہنچ سکیں گے اور ان کو کیا پتا چلے گا کہ ہمارے لئے کیا منصوبہ ہے، ہمیں کیا ہدایت ہے۔ تو بہت سے امور ہیں جن میں تفصیلی ہدایات کا طے ہونا ہی ضروری نہیں بلکہ وقت پر ان لوگوں تک پہنچا دینا ضروری ہے تاکہ جب بھی خدانخواستہ ایسے حالات برپا ہوں تو فوری طور پر ان پر عمل درآمد کریں۔ جو نائیجیریا کے بدلے ہوئے حالات ہیں ان میں کچھ خرابیاں ابھی ہیں جن کی طرف جماعت کو پوری توجہ کرنی چاہئے۔ ابیولا صاحب جن کے انتخاب کے نتیجہ میں سارا جھگڑا چلا تھا، ابیولا صاحب سے میرے اور جماعت کے بہت گہرے ذاتی تعلقات تھے۔ وہ جب یہاں تشریف لایا کرتے تھے تو کبھی ایسا نہیں ہوا کہ وہ ہمارے پاس نہ پہنچے ہوں۔ اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ انہوں نے اپنے معاملات میں جو پیچیدہ تھے مجھ سے مشورہ نہ کیا ہو۔ اس کے بعد دُنیا میں جہاں جاتے تھے وہاں سے ٹیلی فون پر رابطہ کرتے تھے کیونکہ ارب پتی آدمی تھے، ٹیلی فون کا بل تو ان کے لئے ایک کاغذ

کے گچھے سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا جس کو آگ میں پھینک دیا جائے یعنی ان کے ذہن میں وہ تصور ہی نہیں جو عام لوگوں کے ذہن میں ٹیلی فون کالوں کا تصور ہے۔ تو اس لحاظ سے وہ دُنیا کے ہر مقام سے، جہاں بھی جاتے تھے لازمہ بنا رکھا تھا کہ مجھ سے ٹیلی فون پر بات کریں گے اور پوچھا کرتے تھے کہ یہاں میں اس غرض سے آیا ہوا ہوں، یہ میرا دُنیا کا تجارت کا معاملہ ہے، یہ ایسا معاملہ ہے جس کا ہماری سیاست سے تعلق ہے، آپ بتائیں مجھے کیا کرنا چاہئے یعنی مجھ سے مشورہ لینے میں بے انتہا عاجز تھے لیکن ان کے رشتے داروں اور ان کے باقی لوگوں کو تو یہ باتیں معلوم نہیں۔ جس پارٹی کے وہ سربراہ تھے وہ دراصل Islamic Fundamentalism کی پارٹی ہے جو اسلامی بنیاد پرستوں کی سربراہی میں قائم ہوئی ہے اور اسی کے نتیجہ میں اس کو کافی نفوذ ہوا ہے اور ان کے بنیادی ارادوں میں یہ بات داخل تھی کہ اگر ہم آ گئے تو عیسائیوں کا بھی قلع قمع کریں گے جن کو سیاست میں نفوذ ہے اور معتدل مسلمانوں کو بھی ٹھیک کر لیں گے۔ اب الحاجی ابیولا کی یادیں تو وہاں کوئی کام نہیں کر سکتیں، وہ کسی تحریر میں نہیں آئیں، کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جس میں یہ درج ہوں سوائے اس وقت میرے دماغ کی کتاب ہے جس میں یہ باتیں درج ہیں۔ تو ہمارے امیر صاحب نائیجیریا ان باتوں کو بھی اپنی سرخ کتاب میں درج کریں اور یہ لکھ لیں کہ ایک بہت بڑا نائیجیرین قوم کا ہمدرد اور راہنما رخصت ہو گیا جو جماعت احمدیہ سے جو استفادہ کیا کرتا تھا وہ بھی اس کے دماغ کے ساتھ ہی رخصت ہو گیا۔ وہ اگر رہتا تو مجھے یقین ہے کہ اسی طرح ہمارے مشورہ کے مطابق رفتہ رفتہ ان انتہا پسندوں کا رخ دوسری طرف پھیر دیتا لیکن اس بے چارے کی زندگی نے وفا نہیں کی۔

اب جماعت نائیجیریا کو چاہئے کہ یہ باتیں درج کرے اور ان کے پیچھے جو باقی راہنما رہتے ہیں ان سے پوچھ لیں اور ان سے رابطے کی وسیع مہم چلائیں اور یہ منصوبہ بنائیں کہ نائیجیریا اکٹھا رہے۔ مجھے نائیجیریا کے متعلق یہ سخت فکر لاحق ہے کہ چونکہ نائیجیریا سے بعض مغربی قومیں سخت دشمنی کر رہی ہیں کیونکہ نائیجیریا نے اس وقت اپنا سر بلند کیا اور اپنی انفرادیت کو قائم رکھنے کی کوشش کی جب کہ باقی افریقن ممالک کو یہ مغربی قوموں کے سربراہ جو کچھ کہا کرتے تھے ان کو آنکھیں بند کر کے مان لیا کرتے تھے۔ اتفاقی حادثہ ہوا ہے مگر ہوا اچھا کہ اس وقت کے جو فوجی سربراہ تھے ان کو اپنی طاقت کا اتنا شدت سے احساس ہوا کہ اپنے ملک میں میں جو چاہوں کروں اور اپنے تیل کی دولت کا

بھی فخر تھا کہ اس دولت کو ہم استعمال کر سکتے ہیں۔ انہوں نے مغربی راہنماؤں کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا ہمارے اندرونی معاملات میں تم نے ہرگز دخل نہیں دینا، اپنے معاملات ہم خود طے کریں گے اور ہمارے پاس کافی وسائل موجود ہیں کہ ان معاملات کو طے کریں اور اس کا ردّ عمل کیا ہوا۔ تمام دُنیا میں جن پر ان ملکوں کا اثر تھا ان کے تجارتی روابط نائیجیریا سے کاٹے گئے۔ اب اچانک نائیجیریا نے محسوس کیا کہ ایک رسی میں اس طرح حلقہ تنگ کیا جا رہا ہے اور ان کے تیل کی فروخت پر پابندیاں لگا دیں۔ ظاہری پابندیاں نہیں مگر ہدایات یہی دے دی گئیں کہ یہ ملک ذرا سر اٹھا رہا ہے اور اس کو وہم ہے کہ یہ آزاد ہے تو یہ وہم دور ہو جانا چاہئے۔ چنانچہ وہ پابندیاں بھی لگنی شروع ہوئیں اور نسبتاً زیادہ سخت ہوتی رہیں یہاں تک کہ نائیجیریا نے محسوس کیا کہ اس کی چٹکی ایسی ہے جو دل کو کاٹ لے۔ کچھ دیر تک تو انہوں نے برداشت کیا مگر بالآخر مغربی طاقتوں کے دباؤ ہی کے نتیجے میں ان کو حاجی ابیولا کو آزاد کرنا پڑا اور مغربی طاقتوں کا خیال تھا کہ حاجی ابیولا کے ذریعہ دوبارہ نائیجیریا پر اپنی حکومت قائم کر لیں گے۔

حاجی ابیولا کو ایسا دل کا دورہ پڑا جس کے متعلق آج تک ماہرین جو ہیں وہ دو گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ پہلے فوجی سربراہ کے عین ایک مہینہ بعد، بعینہٖ ایک مہینہ بعد ویسا ہی دل کا دورہ پڑا جیسے اس کو پڑا تھا اور اس کی چھان بین کس نے کی؟ مغربی طاقتوں کے نمائندوں نے، یونائٹڈ نیشنز کے نمائندوں نے اور انہوں نے حالات کا جائزہ لے کر اعلان کر دیا کہ کوئی بھی اس میں خرابی نہیں تھی۔ اب پنجابی میں کہتے ہیں ’’دودھ دا را کھا بلّا۔‘‘ بلّے کو اگر مقرر کر دیا جائے کہ دودھ کی حفاظت کرے تو وہ آپ ہی پی جائے گا۔ تقریباً اسی قسم کا واقعہ وہاں گزرا ہے تو اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ اتفاق تھا، حسن اتفاق تھا یا کچھ اور بات تھی مگر ان کی بیٹی سے ہمارا رابطہ ہوا اور ان کی بیٹی یہاں آ کر مجھ سے ملتی بھی رہی ہیں۔ بہت سمجھدار، سلجھی ہوئی خاتون ہیں اور بعید نہیں کہ انہی کو آئندہ راہنما بنا لیا جائے۔ انہوں نے مجھ سے تفصیل سے یہ باتیں کیں کہ ہمارے خلاف سازشوں کا ایک تانا بانا بنایا جا رہا ہے۔ اب جبکہ وہ نائیجیریا پہنچیں تو میرے نمائندوں نے ان سے ملاقات کی اور انہوں نے ہمارے نمائندوں کو بتایا کہ ان کو اس فیصلہ پر ادنیٰ بھی اطمینان نہیں جو یہ دے چکے ہیں لیکن وہ کہتی ہیں کہ میں کروں کیا، میرے اختیار میں اور کچھ بھی نہیں۔ ساری ٹیمیں یونائٹڈ نیشنز کی نگرانی میں کام کر رہی ہیں

وہ بتا رہی ہیں کہ کیا واقعہ ہوا اور میری آواز کو کون سنے گا لیکن میں نے بتایا کہ میری آواز کو حاجی ابیولا کے مداح سن رہے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ کچھ ایسی خرابی ہوئی ہے جس پر ہم ہاتھ نہیں ڈال سکتے۔ چنانچہ ان کی بات سچی نکلی اور وہاں فسادات شروع ہو گئے۔ بڑے زور کے ساتھ گلیوں میں لوگ نکلے ہیں جنہوں نے اس چھان بین سے کلیۃً عدم اعتماد کا اظہار کیا ہے مگر یہ جو گلیوں کی Violence ہے یہ بھی نائیجیریا کے مفاد کے خلاف ہے۔ اس لئے بعض مسائل کا حل جو ہے وہ بعض نئے مسائل پیدا کرتا ہے۔ نائیجیریا کے تعلق میں اگرچہ ہم باقاعدہ رابطہ رکھے ہوئے ہیں۔ پوری کوشش یہی ہوگی اللہ کے فضل کے ساتھ کہ مسائل حل ہو جائیں اور نائیجیریا ملک ایک ہو جائے مگر جو حالات نظر آ رہے ہیں اس سے لگتا ہے کہ یہ ہماری خواہش ابھی تک قابل عمل نہیں ہوئی کیونکہ حاجی ابیولا کے مداح جب حاجی ابیولا کی ان بتائی ہوئی باتوں پر عمل کریں گے جس میں مسلمانوں کے عروج کی باتیں تھیں تو لازماً عیسائی علاقوں کے خلاف ان کی منافرت بیدار ہوگی اور عیسائی علاقوں کو بیرونی دُنیا کی فوجی حمایت حاصل ہے اور عیسائی علاقوں کو بیرونی دُنیا کی سیاسی حمایت حاصل ہے۔

پس حالات سدھرنے میں، اگر خدا کرے سدھر جائیں، ابھی بہت وقت درکار ہے اور بہت محنت درکار ہے۔ ہمارے نائیجیریا کے امیر صاحب یہ سن رہے ہیں یعنی اگرچہ ان کے کان میں میں ٹوٹی نہیں دیکھ رہا لیکن وہ میرے سر ہلانے کے ساتھ سر ہلا رہے ہیں میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ اس خطبہ کا ترجمہ بڑی توجہ سے سنیں۔ انگریزی زبان میں اس کے بعد دوبارہ صحیح ترجمہ ہونا چاہئے۔ ایک تو Running Translation ہے جیسے کمنٹری ہوتی ہے لیکن یہ خطبہ ایسا ہے کہ جس کو تسلّی سے ترجمہ کر کے متعلقہ لوگوں تک پہنچائیں۔ پس میں اُمید رکھتا ہوں کہ وہ خطبہ کو غور سے سنیں گے اور اس کے نتیجے میں اپنے سیاسی اور جماعتی روابط کو از سر نو زندہ کریں گے۔ جماعتی روابط میں ایک بات ان کو بھی اور دوسرے ملکوں کو بھی جہاں فسادات وغیرہ ہوتے رہتے ہیں بتانی بڑی ضروری ہے اور یہ ان کی سرخ کتاب میں درج ہونی چاہئے کہ جتنے مرضی فسادات ہوں ان کی موجودگی میں ہم نے لازماً آگے بڑھنا ہے اور نئے علاقے فتح کرنے ہیں۔ تبلیغ کا کام فسادات کی وجہ سے رُکے گا نہیں۔ فسادات کی روک تھام کے لئے ہم جو کوشش کریں گے اس سے ہمیں سہولت تو ہوگی لیکن لازم تو نہیں ہے کہ ہم کامیاب ہوں، یعنی روک تھام میں کامیاب ہو جائیں مگر اس کے نتیجے میں یعنی فسادات اگر ہوں تو تبلیغ

کا کام کسی قیمت پہ بھی نہیں رکنا چاہئے اور اس کے لئے فسادات کے احتمال کو پیش نظر رکھ کے نائیجیریا کی جماعت کو تبلیغ کا تفصیلی منصوبہ بنانا چاہئے۔ اب جبکہ ہم ہزاروں سے لاکھوں اور لاکھوں سے کروڑوں میں داخل ہو رہے ہیں تو یاد رکھیں کہ پچاس لاکھ پر ہمارا قدم رکنا نہیں ہے۔ میں اُمید رکھتا ہوں اور پوری طرح ابھی سے میں اس بارہ میں منصوبے بنا کر جماعت کے سربراہوں سے جو مختلف ملکوں سے آئے ہیں گفتگو کر چکا ہوں۔ ہرگز بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اگلی دفعہ ایک کروڑ ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور جب ہم ایک کروڑ ہو جائیں گے، جیسا کہ مجھے بھاری اُمید ہے ہم کوشش ضرور کریں گے انشاء اللہ، تو اس صورت میں اگلے سال کے دو کروڑ نہ بھولیں۔ اس طرح اگر یہ سلسلہ بڑھے تو چند سالوں میں تمام دُنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں کے نیچے ہو گی۔ اور یہ منصوبہ وہ ہے کہ محض خوش فہمی پر مبنی نہیں ہے۔ یہ قرآنی تعلیمات پر مبنی ہے اور ان تعلیمات پر عملدرآمد کے نتیجے میں جب ہم حکمت سے منصوبہ بناتے ہیں اور صبر سے اس کی پیروی کرتے ہیں اور دعا سے اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے ہیں تو یہ منصوبہ پھر اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں میں آجاتا ہے اور اب تک کا میرا یہی تجربہ ہے اس نے کبھی بھی ہمیں مایوس نہیں کیا۔ تو اگرچہ آئندہ آنے والی اُمیدیں دنیا کی نظر میں شیخ چلّی کی خوابیں ہوں گی مگر میری نظر میں تو نہیں۔ میں آپ کو یقین دلا رہا ہوں کہ شیخ چلّی کی خوابیں اس کے معدے کی خرابی سے ہوا کرتی تھیں۔ میری جو خوابیں ہیں وہ قرآن پر مبنی ہیں، اللہ کے ارشادات پر مبنی ہیں۔ ان دونوں خوابوں کے درمیان شَتَّانِ بَيْنَهُمَا، مشرق و مغرب بلکہ اس سے بھی زیادہ بُعد ہے۔ پس پہلے تو ایمان اور یقین دلوں میں پیدا کریں۔ اگر آپ کو یقین ہی نہیں ہوگا کہ یہ باتیں ممکن ہیں تو یقین سے جو توکل پیدا ہوتا ہے وہ بھی نہیں ہوگا۔ کامل یقین اور اس کے نتیجے میں توکل۔ توکل کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ذمہ داری خود قبول فرما لیتا ہے کہ میرے عاجز بے کس بندوں نے مجھ پر توکل کیا ہے تو میں ان کی توقعات پوری نہیں کروں گا!!؟

پس یہ ہے منصوبہ جو آئندہ سال کے لئے میں نے ذہن نشین کر کے جو ہمارے متعلقہ عہدیداران تھے ان پر مجالس کے دوران کھول دیا ہے لیکن یہ باتیں ہو سکتا ہے وہ بھول جائیں۔ اس لئے یہ خطبہ میں دے رہا ہوں تا کہ ساری جماعت کو پتا چل جائے کہ میں نے کیا باتیں کی تھیں اور وہ ان لوگوں کو بھولنے نہ دیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں، جیسا کہ مجھے اُمید ہے، انشاء اللہ تعالیٰ اس کی

پیروی کروں گا لیکن جماعت کے اوپر ذمہ داری لگاتا ہوں کہ انہوں نے ان باتوں کو اپنے افسروں کو بھولنے نہیں دینا اور انہی باتوں کا تعلق پاکستان اور بنگلہ دیش سے بھی ہے۔ پاکستان میں حالات سنگین ہو رہے ہیں اور یہ خطرہ درپیش ہے کہ تیزی سے اور زیادہ سنگین ہو جائیں لیکن ایک بات میں آپ کو یاد دلا دیتا ہوں کہ حالات سنگین ہو بھی جائیں تو نتیجتاً انشاء اللہ وہ جماعت کے حق میں ہوں گے۔ جو بھی نتیجہ اللہ کے علم میں ہے وہ نکلے گا مگر اس بارے میں مجھے ادنیٰ بھی شک نہیں کہ تبدیل ہوتے ہوئے حالات کا آخری نتیجہ جماعت احمدیہ کے حق میں ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا آخری نتیجہ مُلّاں کے خلاف ہوگا اور میں بھاری اُمید رکھتا ہوں کہ مُلّاں اپنی فتح کے تصور کے ساتھ اگلی صدی کا منہ نہیں دیکھے گا۔

پس آپ سے اس دعا کی بھی درخواست ہے کہ پاکستان میں جو حالات تبدیل ہو رہے ہیں جس طرح میں نے نائیجیریا کی بحث کی، سیرالیون کی بحث کی اب آخر پر میرا فرض ہے کہ پاکستان کے متعلق بھی چند امور آپ کے سامنے رکھ دوں۔ بنگلہ دیش میں بھی اسی قسم کے حالات رونما ہو رہے ہیں مگر بہت کم۔ پاکستان میں بہت زیادہ سنگین اور خطرناک ہیں اور نظر آ رہا ہے، اللہ تعالیٰ کی انگلی اشارے کر رہی ہے کہ خدا تعالیٰ زبردستی قوم کا رخ درستی کی طرف پھیر دے گا۔ اگر یہ توقع پوری ہوگئی اور قوم نے جنگ سے پہلے پہلے اپنی اصلاح کر لی اور ان باتوں کی اصلاح کر لی جن کے نتیجے میں ملائیت کا فتنہ عروج پا رہا ہے، ان چیزوں کا قلع قمع کر دیا جن کے نتیجے میں مظلوموں پر ظلم کئے جا رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ہماری دعاؤں کو سنتے ہوئے اللہ تعالیٰ اس ملک کو ہر بحران سے نکال دے گا۔ ناممکن ہے پھر کہ ہندوستان یا کوئی دنیا کی طاقت اس ملک کو غرقاب کر سکے۔ پھر اس ملک نے بچنا ہی بچنا ہے اور خدا تعالیٰ کے دین کو بڑی تیزی سے دنیا میں پھیلانے کے لئے بچنا ہے۔ تو آپ سے میری درخواست ہے کہ آپ اس دعا کو پیش نظر رکھیں اور جو پاکستان جانے والے لوگ ہیں ان میں سے بہت سے جا چکے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جو آج کے خطبہ کی خاطر ٹھہرے ہوئے تھے اور اسی وجہ سے آج دوپہر کو ہم نے جمعہ کے ساتھ عصر کو جمع کرنا ہے۔ اگرچہ یہ دستور رہا ہے کہ جتنی جلدی بھی ہو ظہر و عصر کی نمازوں کو جمع کرنا بند کر دیا جائے عام نمازیں جمع نہیں ہو رہیں لیکن جمعہ کی وجہ سے مجھے امیر صاحب نے بتایا کہ بہت زیادہ دوست ٹھہرے ہوئے ہیں اس

توقع پر کہ وہ خطبہ سنیں گے تو پھر جائیں گے۔ اس لئے آج انشاء اللہ نمازیں جمع ہی ہوں گی لیکن ایک دو دن مغرب اور عشاء کی نمازیں بھی جمع ہوں گی کیونکہ رات کے وقت، وقت تھوڑا ہوتا ہے اور اس وقت سفر کرنے والوں کے لئے دقت ہو جاتی ہے۔ پس اس اعلان کے ساتھ اب میں اس خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔ میں اُمید رکھتا ہوں کہ ہمارے پاکستان جانے والے دوست اور پاکستان میں یہ خطبہ سننے والے دوست اس خطبہ کی روشنی میں عوام الناس کے علاوہ اپنے راہنماؤں کی تربیت کی بھی کوشش کریں گے۔ ان کو بتائیں گے کہ اگر تم بلاؤں سے بچنا چاہتے ہو تو ایک ہی راہ ہے، سیدھے رستے پر آجاؤ اور وہ جو سیدھی راہ ہے وہ تمہارے دل میں نقش ہے۔ کوئی انسان ایسا نہیں جو اپنی فطرت کی آواز سے راہنمائی حاصل نہ کرے۔ جب بھی غلط راہنمائی ہوتی ہے تو غلط تقاضوں اور خودغرضی کے نتیجے میں غلط راہنمائی ہوتی ہے۔ ہر شخص اپنے نفس میں آزادانہ ڈوب کر دیکھے، جو جواب فطرت کا ملے گا ہمیشہ صحیح ہوگا۔ پس ہمارے سربراہوں کی یعنی پاکستان کے سربراہوں کی اور عوام الناس کی فطرت کو جھنجھوڑیں۔ ان کو توجہ دلائیں کہ ہم پر کوئی احسان نہیں کر رہے تم، نہ کر سکتے ہو۔ یہ ہمارا احسان ہے جو تمہاری فطرت کو جھنجھوڑ رہے ہیں اگر یہ جاگ گئی تو قوم جاگی رہے گی۔ اگر یہ سوگئی تو قوم ہمیشہ کی نیند سو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے ہمیں بچائے۔ اس خطاب کے ساتھ جس میں ان آیات کے ذکر کا موقع ہی نہیں ملا انشاء اللہ اگلے خطبہ میں یہ مضمون شروع کروں گا یعنی وہ آیات جن کی میں نے تلاوت کی تھی اس مضمون کو آئندہ خطبہ میں آگے بڑھاؤں گا اور اب میں اجازت چاہتا ہوں۔